×

104148 _ عدالت میں حنفی مسلك كيے مطابق ولى كيے بغیر عقد نكاح كيا گيا

سوال

میں عراق سے تعلق رکھتا ہوں اور چھ برس قبل شادی ہوئی میرا ایك بچہ بھی ہے، عراق میں حنفی مسلك كے مطابق عدالت میں كیا جاتا ہے، عقد نكاح كے وقت لڑكی كا والد وہاں موجود تھا لیكن جج كے سامنے صرف میں اور لڑكی ہی گئے كیونكہ كسی اور كو جانے كی اجازت نہیں، لیكن لڑكی اور میرے والد نے بطور گواہ نكاح نامہ پر دستخط كيے، كیا ہماری شادی صحیح ہے، اور كیا مجھ پر كچھ لازم آتا ہے ؟

يسنديده جواب

الحمد للم.

اول:

اللہ تعالی آپ کو دینی امور میں حرص رکھنے پر جزائے خیر عطا فرمائے، لیکن آپ نے یہ کام بہت دیر سے کیا ہے آپ کو چاہیے تھا کہ آپ اس حادثہ کے فورا بعد تاخیر کیے بغیر دریافت کیا ہوتا تو بہتر تھا، لیکن لگتا ہے کہ آپ کو علم نہیں تھا کہ اس طریقہ سے نکاح غلط ہوتا ہے۔

دوم:

بعض ممالك میں عقد نكاح حنفی مسلك كيے مطابق شرعی عدالت میں كئیے جاتیے ہیں، آپ دیکھیں كیے وہاں نكاح خوان بلند آواز سیے کہتا ہیے کہ عقد نكاح كتاب و سنت اور امام ابو حنیفہ كیے مسلك كیے مطابق كیا جا رہا ہیے!

جو کہ شریعت کے مخالفت ہے، کسی بھی مسلمان شخص کو اپنی عبادت معاملات میں کسی معین مسلك پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے، اور ملکوں کو بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے مذاہب میں شریعت کے مخالف بھی ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے زیادہ صحیح پایا جاتا ہو، تو پھر سب معاملات میں کسی ایك معین مذہب پر اعتماد کیسے کیا جا سکتا ہے؟!

اس طریقہ کے مطابق عقد نکاح کرنے والے شخص کا رد کرنے کا آسان طریقہ یہ سے کہ اسے کہا جائیگا: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پہلے کس طریقہ پر عقد نکاح کیا جاتا تھا ؟!

عقلمند شخص جانتا ہے کہ یہ عبارت صحیح نہیں بلکہ باطل ہے، اور وہ یہ بھی علم رکھتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے کسی کا بھی یہ عبارت بول کر نکاح نہیں کیا، اور عقلمند شخص یہ بھی جانتا ہے کہ آئمہ کرام نے بھی اس طرح شادیاں نہیں کیں، ان آئمہ کرام میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خود بھی شامل ہیں!

بلکہ یہ چیز تو صرف متعصب قسم کے لوگوں سے معلوم ہوا ہیے، اور ان لوگوں کا تعصب یہاں تك جا پہنچا ہیے کہ وہ گمان کرنے اور کہنے لگے ہیں کہ جب عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ بھی فقہ حنفی کے مطابق فیصلے کیا کریں گے!!

حنفی مسلك میں عقد نكاح كیے وقت ولی كی شرط نہیں ہیے بلكہ عورت خود اپنا نكاح كر سكتی ہیے، جو كہ قرآن مجيد اور سنت صحيحہ كیے مخالف ہیے.

جب عورت کا ولی کیے بغیر نکاح ہو تو یہ نکاح باطل ہو گا کیونکہ حدیث میں اسیے باطل قرار دیا گیا ہیے، آپ اس کی تفصیل معلوم کرنے کیے لیے سوال نمبر (7989) کا مطالعہ کریں.

اکثر طور پر عدالتمیں جانے سے قبل ہی عقد نکاح ہوجاتا ہے، اس طرح آدمی عورت کے ولی سے موافقت طلب کر کے مہر کی تحدید کرتا ہے اور دونوں خاندانوں کے کچھ افراد کی موجودگی میں عقد نکاح کیا جاتا ہے، اور پھر بعد میں عقد نکاح کی توثیق شرعی عدالت یا دوسرے محکمہ سے کرائی جاتی ہے، اس طرح عدالت یا نکاح رجسٹرار کا کام تو صرف نکاح کی توثیق ہوا جس میں کوئی حرج کی بات نہیں.

لیکن ... اس عقد نکاح کیے صحیح ہونیے میں علماء کرام کیے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئیے یہ کہا جائیگا کہ جب حاکم اور قاضی و جج اس نکاح کیے صحیح ہونیے کا حکم لگائیے تو اس حکم کو توڑا نہیں جائیگا، اس صورت میں اس نکاح کا صحیح کہا جائیگا تا کہ لوگ پریشانی میں مبتلا نہ ہوں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ ولی کیے بغیر عقد نکاح کیے بارہ میں کہتے ہیں:

" اگر حاکم اس عقد نکاح کیے صحیح ہونیے کا حکم دیے یا پھر حاکم عقد نکاح کا ولی ہو تو اس کیے حکم کو نہیں توڑا جائیگا، اور اسی طرح باقی فاسد نکاح بھی.

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس کے حکم کو توڑا جائیگا کیونکہ یہ نص کے خلاف ہے، لیکن پہلا قول اولی ہے؛ کیونکہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس میں اجتهاد جائز ہے " انتہی بتصرف

ديكهيں: المغنى (9 / 346).

اور جب آپ احتیاط چاہتے ہیں تو آپ بیوی کے ولی سے کہیں کہ وہ عقد نکاح دوبارہ کر دے، اس طرح وہ آپ سے کہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا، اور اسے قبول کر لیں، نکاح کی پہلی توثیق ہی کافی ہے، عقد نکاح

×

میں احتیاط کا تقاضہ یہی ہے اور اولی بھی تا کہ بغیر کسی شبہ کے عقد نکاح صحیح ہو.

والله اعلم.